# عراقی کردستان میں آزادی پر ریفرنڈم: انٹرویو گلبہار آتش: ترجمہ: مجید زہیر بادینی

ایک تجزیہ نگار اور محقق ہیں جو(Dr Deniz Cifci)ڈاکٹر ڈینز سفسی عمومی طور پر مشرق وسطی میں نسلی اور مذہبی تحریکوں آور ترکی اور ، ISISکردوں پر خصوصا تحقیق کر رہے ہیں اسکے علاوہ ان کے فوکس میں پی وائی ڈی / وائی پی جی ، THE PKK ،(HASHD AL-SHAABI )ھشد الشابی کردش حزب اللہ،زہرہ ، PUKپی یو کے، KDP کے ڈی پی، PYD/YPG کمیونٹی منزل تارکے، اور الیوی کرد ہیں اور وہ ان پر تحقیق کر رہے ہیں

کردوں کی کتنی تعداد آزادی کے حق میں”ہاں میں”ہاں ووٹ دے دینگےاور کچھ کیوں بائیکاٹ کرینگے؟

DR.DENIZ مشرق وسطی کے تجزیہ نگار اور محقق ڈاکٹر دینز سفسی CIFCI نے کردستان کے علاقے میں آزادی کے مسئلےپر ریفرنڈم کرنے کے بارے میں اپنےحالیہ وسیع سروے کرنے پر پتہ لگایا کہ 92% لوگ آزادی کے حق میں”ہاں” کرینگے

اور کرد:شامISIS”ڈاکٹرسفسی نے اپنے نئے آنے والے والے کتاب کیلیے اور عراق میں تنازعے کی جڑیں: بارے میں اربیل، سلیمانی اور دوہک میں120 سیاستدانوں اور 250 ممکنہ ووٹرز سے بات چیت کیDuhok محقق کہتا ھے کہ زیادہ تر علاقوں میں لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وقت آگیا ھےکہ آزادی کے بارے میں ریفرنڈم کیا جائے اور وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے عراق سے علیحدگی کیلئے ووٹ دینگے اور بعض علاقوں میں لوگوں کا خیال ھے کہ علاقائی حزب اختلاف اور علاقائی سیاسی و اقتصادی مسائل کی وجہ سے اس اقدام کو فلحال ملتوی کیا جائے

سوال:اس سروے کا بنیادی مقصد کیا تھا اور اسکا ہدف گروپ کون تھا؟

اور کرد:شام اور عراقISIS”اسکی بنیادی وجہ میری آنے والی کتاب میں تنازعے کی جڑیں” تھا میں اپنی اگلی کتاب کیلئے مطبوعات کی سیریز کیلئے 2013ء سے کردستان اور مشرق وسطی میں کام کر رہا ہوں کہ ساتھ جنگ بلکہ IS IS اس تناظر میں میں نے محسوس کیا کہ نہ صرف کردوں کے سیاسی و اقتصادی تعلقات بھی انکی مستقبل کو تشکیل دینے کا عنصر ہے اور یہ دیگر عناصر کے بعد زیادہ غالب عنصر ہو سکتا ھے ہم نے تقریبا ایک مہینے ریسرچ کی ہم نے لوگوں سے سوال کرنا شروع

کیا کہ موجودہ سیاسی و اقتصادی بحران ایسے اہم ریفرنڈم پر کیسے
نظرانداز ہو سکتے ہیں اور موجودہ مسائل اس عمل کو مضبوط کرسکتے
ہیں یا اس میں تاخیر پیدا کرسکتے ہیں-
ہم نے اپنی ریسرچ سیاسی اشرافیہ سے شروع کی جس میں کردستان
ڈیموکریٹک پارٹی (KDP)، پیٹریاٹک یونین آف کردستان (PUK)، گوران (THE
CHANGE MOVEMENT)، دی اسلامک یونین (YEKGIRTU)، دی اسلامک لیگ (KOMAL)،
اسلامک مومنٹ (IM)، لیڈران اور ڈپٹی لیڈران، کمیونسٹ پارٹی، MPs،
خواتین تنظیمیں، بزنس سیکٹر اور پیشمرگہ جنرلز شامل تھے ہمیں،
تقریبا 120 (اشرافیہ لیول کے)لوگوں سے انٹرویو کرنے کا موقعہ ملا
ہم نے پبلک سے بھی 250 لوگوں کو بھی انٹرویو کیا یوں شرکاء کی کل
تعداد 370 بنتی ہے اشرافیہ کے شرکاء کو انٹرویو کیا گیا اور سروے
کو عوام میں تقسیم کیا گیا-
ہمارا بنیادی مقصد اس سوال کا جواب تلاش کرنا تھا کہ موجودہ سیاسی
و اقتصادی بحران کی صورت میں کرد سیاستدان ریفرنڈم کے بارے میں
کیا رائے رکھتے ہیں
سلیمانی کے علاقے میں سیاسی گروپوں کا خیال تھا کہ موجودہ صورتحال
میں وہ ریفرنڈم کرنے کو مناسب نہیں سمجھتے-
سوال:آپ کے سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمانی میں ریفرنڈم کے سوال
پر رویہ مختلف ہے ایسا کیوں ہے؟
جواب : سلیمانی میں موجود کرد سیاسی گروپس خاص طور پر
گوران (GORRAN)، کومل (KOMAL)، PUK اور کچھ NGOS، اور اہم شخصیات
نے بتایا کہ ہم سمجھتے ہیں موجودہ حالات میں ریفرنڈم کرنا مناسب
نہیں ہے
ہم نے پوچھا “کیا آپ آزادی کے خلاف ہیں؟”انہوں نے جواب دیا
“نہیں”-تب ہم نے پوچھا “کیا آپ ریفرنڈم کے خلاف ہیں؟”تو انہوں نے
جواب دیا” ہم ریفرنڈم کے خلاف نہیں ہیں تاہم ہمارے دیگر مسائل
موجود ہیں ریفرنڈم سے پہلے انہیں حل کرنے کی ضرورت ہے”
دوسرے الفاظ میں انہوں نے بتایا کہ پارلیمنٹ کی ایکٹیویشن، مسعود
برزانی کی صدارت کی ریگولیٹنگ، اقتصادی بحران اور کرپشن کے مسائل
کو حل کئے بغیر وہ ریفرنڈم کو قبول نہیں کرینگے-
ہم نے اس موضوع کو واضح کرنے کیلئے یہ سوال کیا سلیمانی کے
اکثریتی شرکاء نے بتایا “نہیں ہم ان حالات میں ریفرنڈم کی جانب
نہیں جائینگے ہم نے انہیں یاد دلایا کہ اس صورتحال میں تقسیم کا
امکان ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہم یہ نہیں چاہتے لیکن اگر کوئی
تقسیم ہوگی تو وہ اسی کی وجہ سے ہوگی”
سوال:اربیل (ERBIL) اور دہوک (DUHOK) میں صورتحال کیا تھی؟
جواب : ہم نے اربیل اور دہوک میں سیاسی اشرافیہ سے ریفرنڈم کے

بارے میں بات چیت کی تو ان کا ریفرنڈم کے بارے جواب “ہاں”میں تھا
جب ہم نے انہیں بتایا کہ کچھ گروہ ریفرنڈم کی بنسبت سیاسی ایشوز
YEKGIRTU اور(IMK)آئی ایم کے،(KDP)پر زیادہ فکرمند ہیں توکےڈی پی
کے نمائندوں نے جواب دیا “ہاں”ان حالات میں ہم ریفرنڈم INGOsاور
نہیں چاہتے ہیں لیکن یہ ناگزیر ہے یہ ہوگا یہ ایک موقعہ ہے اسے
کرنے کی ضرورت ہے

اکنامکس کے نقطہ نظر سے غالب نظریہ یہ تھا “کردستان اندرونی
مسائل کو آزادی کے بعد ہی حل کر سکتا ہے”

یوں ہر علاقے میں اس ایشو پر لوگوں کی رائے مختلف ہے-

سلیمانی میں مقیم کردش سیاسی اشرافیہ نے بتایا کہ ریفرنڈم سے
پہلے سیاسی بحران، اقتصادی مسائل اور جمہوریت کی بہتری کے مسئلے
کو حل کرنا چاہئیے کیونکہ کردستان کے قیام کے بعد یہ مسائل مزید
گہرے ہوسکتے ہیں-

سوال:اس بارے میں عوام کی رائے کیا ہے؟

جواب :ہمیں اس تحقیق کے دوران اس حقیقت کا احساس ہوا کہ عوام اور
سیاسی اشرافیہ کے بیچ خلاء موجود ہے کہ جو کام سیاسی اشرافیہ کرتی
تھی عوام کچھ عرصے بعد اس میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتی تھی اور ہم
نے محسوس کیا کہ ان کے سیاسی ترجیحات روزمرہ زندگی سے متعلق تھے
( ERBIL)ہم نے سلیمانی کے علاقے میں تقریبات 120 لوگوں سے، اربیل
میں تقریبا 130 لوگوں سے بات چیت(ZARKHO)اور زاخو (DUHOK)دوہک ،
کی یہ بنیادی طور پر سروے کی صورت میں تھا

ہم نے ان گروپوں سے پوچھاچاہے وہ کردوں کی آزادی کے بارے میں”
ہاں” یا” نہ” میں جواب دینگے ہمیں کردستان کی آزادی کے حق میں
92%جواب حاصل ہوا-

اس سوال پر کہ اس صورتحال میں ریفرنڈم کیسے ہوگا؟”سلیمانی میں
76%لوگوں نے منفی میں جواب دیا کہ اربیل، دوہک اور زاخو میں کسی
بھی صورتحال میں ریفرنڈم کرنے کے حق میں مثبت جواب دیا

عمومی طور پر45%لوگوں کا خیال ہے کہ وہ ان حالات میں ریفرنڈم کو
مناسب نہیں سمجھتے ہیں انکی رائے ہے کہ سیاسی اور اقتصادی مسائل
کو حل کرنے کے بعد ہی ریفرنڈم کیا جائے جبکہ 55%لوگ کسی بھی صورت
میں ریفرنڈم کے حق میں تھے

ہمارے سروے کے مطابق 90%لوگوں نے رائے دی کہ یہاں سنگین قسم کی
کرپشن موجود ہے انہوں نے کہا کہ کرد سیاسی پارٹیاں اپنے مفادات
کو دیکھتے ہیں

کچھ شرکاء نے بتایا کہ “وہ کردستان میں اقتصادی کرپشن اور تضادات
کو چھپانے اور عوام کیلئے تباہی پیدا کرنے کیلئے ریفرنڈم کو
استعمال کرنا چاہتے ہیں

سوال:کیا ISIS کے خلاف جنگ اندرونی تنازعات، اقتصادی بحران اور
کرپشن کو چھپانے کا باعث بنا؟آئ ایس آئ ایس کے ساتھ جنگ ایک یا
دوسرے راستے سے کردستان میں سیاست کو پٹری سے اتار سکتا ہے جبکہ
انکے ساتھ جنگ جاری ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ان حالات میں صدر
برزانی کیلئے یہ بہتر ہوگا کہ وہ سیاسی اتھارٹی کی حیثیت سے بین
الاقوامی تعلقات کو برقرار رکھنے کیلئے مزید کچھ سالوں کیلئے
اقتدار پر قائم رہے؟
جواب :اربیل،دوہک اور زرخو کے علاقوں میں عوام کی اکثریت میں
برزانی کی صدارت پر کوئی اختلاف نہیں جبکہ سلیمانی کے علاقے کے
گوران اور کومل کے کچھ حصوں میں لوگوں نے جواب دیا ، PUK پارٹی
کے برزانی کی جگہ سنبھالنے کیلئے کئی متبادل کرد لیڈر موجود ہیں
سوال:کیا عوام کو سیاسی پارٹیوں پر اعتماد ہے؟
جواب :86%لوگ کسی بھی سیاسی پارٹی پر اعتماد نہیں کرتے-
سوال: تو اس طرح ہم کیا جنرل نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں؟
جواب :تقریبا تمام کرد سیاسی اشرافیہ اور عوام سب آزادی کے حق
میں " ہاں"کہتے ہیں تاہم وہ سیاسی اور اقتصادی بحران سے نکلنے کے
بعد ریفرنڈم چاہتے ہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح اندرونی
تنازعات کردوں کے مستقبل پر اثر انداز ہوسکتے ہیں
سوال:باقی7-8% کیوں آزادی کے حق میں نہیں ہیں؟
جواب : 7-8%وہ لوگ ہیں جو بہت زیادہ کرد سیاست سے ناراض ہیں مثال
کے طور پر ایک ٹیکسی ڈرائیور نے بیان کیا کہ ان کے خاندان میں سے
بہت سے پیشمرگہ(مجاہدین آزادی)شہید ہیں لیکن ہم کرپشن سے تنگ
اچکے ہیں اور ہم اسطرح کے کردستان میں نہیں رہنا چاہتے-ایک دوسرے
آدمی نے کہا کہ کرپشن کے بعد کردستان کا تصور بے معنی رہ چکا ہے-
دو ترکوں جنہوں نے سروے میں حصہ لیا انہوں نے کہا کہ وہ فیڈرلزم
چاہتے ہیں اسکے علاوہ کچھ یزیدی بہت ناراض ہیں کہ ان کے مسائل حل
کئے بغیر وہ کردستان کے حق میں " ہاں"نہیں کرینگے
“86%عوام کسی بھی پارٹی پر اعتماد نہیں کرتے”
سوال:کیا آپ اس صورتحال میں ریفرنڈم کو موزوں سمجھتے ہیں ؟
جواب : ہم اگر نتائج پر نظر ڈالیں کہ اگر کردستان میں ریفرنڈم ہو
جائیں تو 40-50 %عوام ریفرنڈم کے بارے میں “نہیں” نہیں کہینگے
بلکہ وہ ریفرنڈم کا بائیکاٹ کرینگے اگر 40-50 %عوام ریفرنڈم میں
حصہ نہیں لیتے اور صرف 50-60 %لوگ آزادی کے ریفرنڈم کوقبول کریں
تو یہ ایک سیاسی شرم کی بات ہے
یہ شرم کا باعث ہے کہ اس سرزمین کے حق میں صرف 55 -60 %لوگ ہوں
جہاں کہ ہر انچ زمین پر شہیدوں کا خون بہا ہے بل یہ پاس توہوگا
لیکن 60 %اور 90 %کے درمیان فرق سوشیا لوجی اور سیاست سے متعلق

کچھ معنی رکھتے ہیں یہ کردستان کی آزادی کو نقصان دے گا
اس سیاق و سباق کے ساتھ میں کہہ سکتا ہوں کہ اس صورتحال میں
ریفرنڈم کرنا مناسب نہیں ہوگا جب 45-50% ریفرنڈم کے حق میں نہ
ہوں یا بائیکاٹ کریں سلیمانی کو یہ تسلیم کرنا چائیے ہمارے سروے
کے نتائج بھی اس کو سپورٹ کرتے ہیں کیونکہ پچھلے ہفتے گوران اور
بغداد گئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ" ہم متحدہ عراق کو PUK
سپورٹ کرتے ہیں"
سیاسی و اقتصادی تعلقات پیدا کئے ہیں دوسری جانب ترکی نے اربیل
کے ذریعے اقتصادی و سیاسی اثرورسوخ کو بڑھا دیا ہے
اندرونی تقسیم نے کردستان میں بیرونی ممالک کے سیاسی مداخلت کو
آسان بنایا ہے اس بناء پر کردستان کو اپنی سیاسی مفادات کی بنیاد
پر ریفرنڈم پر غور کرنا چائیے ایران مکمل طور پر کردستان کی
آزادی کے خلاف ہے اسی وجہ سے وہ ریفرنڈم کو روکنے کیلئے اپنے
سیاسی و اقتصادی طاقت کو استعمال کرنا چاہتا ہے
پر بڑا اثر ہے کہ انہوں PUK مجھے یقین ہے کہ ایران کا گوران اور
نے بغداد جا کر کہا کہ "ہم عراق کا حصہ بن کر رہنا چاہتے ہیں-
اندرونی تنازعات نے ایران کی حوصلہ افزائی کی-
مشرق وسطی پر تحقیق کرنے والے(DENZEL CIFCI)ڈاکٹر ڈینز سفسی
تجزیہ نگار ہیں جو کہ عمومی طور پر مشرق وسطی میں نسلی گروہوں
ھشد الشابی ، IS IS ،اور مذہبی تحریکوں آور خصوصا ترکی اور کردوں
پی وائ ڈی/وائ پی(PKK)، پی کے کے، (HASH AL-SHAABI )
کردستان حزب اللہ،زہرہ(PUK)، پی یو کے(KDP)، کے ڈی پی، ڈی(PYD/YPG)
اوز الیوی (MENZIL TARIQA) منزل تارقہ(ZEHRA COMMUNITY)کمینٹی
پر تحقیق کر رہے ہیں(ALEVI KURDS)کردوں
نوٹ:یہ انٹرویو ایک کردش ویب سائٹ rudaw.net میں انگریزی میں چھپ
چکا ہے